فوٹو عقائد مشاہیر علماء مسالک

دیوبند

بانی دیوبند قاسم نانوتوی صاحب، محمود الحسن صاحب، اشرف علی تھانوی صاحب وغیرہ

عقیدہ دربارہ حیات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

سوال: کیافرماتے ہو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر میں حیات کے متعلق کہ کوئی خاص حیات آپ کو حاصل ہے یا عام مسلمانوں کی طرح برزخی حیات ہے۔

جواب: ہمارے نزدیک ہمارے مشائخ کے نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور آپ کی حیات دنیا کی سی ہے بلا مکلّف ہونے کے اور یہ حیات مخصوص ہے آں حضرت ﷺ اور تمام انبیاء علیہم السلام اور شہداء کے ساتھ۔ یہ حیات برزخی نہیں ہے۔

(فوٹو المھند (عقائد علماء دیوبند، مرتبہ) مولانا خلیل احمد صاحب ص ۱۶ مطبوعہ قرآن محل کراچی)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی مٹی کے بارے میں انکا عقیدہ ہے:

''وہ حصہ زمین جو جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اعضاء مبارکہ کو مس کئے ہوئے ہے علی الاطلاق افضل ہے یہاں تک کہ کعبہ و عرش وکرسی سے بھی افضل ہے''۔

(عقائد علمائے دیوبند اور حسام الحرمین۔ دارالاشاعت۔ صفحہ نمبر ۲۱۹)

بریلی　بانی مسلک احمد رضا خان صاحب

عرض: انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیا کرام کی حیات برزخیہ میں کیا فرق ہے۔

ارشاد: انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی حیات حقیقی حسی دنیاوی ہے۔ ان پر تصدیق وعدۂ الٰہیہ کے لئے محض ایک آن کو موت طاری ہوتی ہے پھر فوراً اُن کو ویسے ہی حیات عطا فرمادی جاتی ہے اس حیات پر وہی احکام دینویہ ہیں ان کا ترکہ بانٹا نہ جائے گا ان کی ازواج کو نکاح حرام نیز ازواج مطہرات پر عدت نہیں وہ اپنی قبور میں کھاتے پیتے نماز پڑھتے ہیں بلکہ سیدی محمد بن

عبدالباقی زرقانی فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی قبورِ مطہرہ میں ازواجِ مطہرات پیش کی جاتی ہیں وہ ان کے ساتھ شب باشی فرماتے ہیں۔

فوٹو: ملفوظات اعلیحضرت احمد رضا خان صاحب بریلوی ص ۳۲ حصہ سوم مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی

تبلیغی جماعت

تبلیغی جماعت کا عقیدہ صرف یہی نہیں ہے کہ نبی ﷺ اپنی مدینہ والی قبر کے اندر زندہ ہیں بلکہ اس کا عقیدہ یہ بھی ہے کہ نبی ﷺ اُمت کے سارے حالات سے باخبر بھی رہتے ہیں، قبر پر آنے والے کو دیکھتے، پہچانتے، اس کے سلام، اس کی گفتگو کو سنتے، سمجھتے اور جواب بھی دیتے ہیں قبر کی دیوار سے باہر ہاتھ نکال کر مصافحہ بھی کرتے ہیں اور اگر مناسب سمجھیں تو قبر سے باہر نکل کر مشکل کشائی اور دستگیری کے لئے حاضر بھی ہو جاتے ہیں اور پھر واپس جا کر قبر کے اندر سے پڑھنے والے کا سلام سنتے اور جواب دیتے ہیں۔ لیکن یہ نہ معلوم ہو سکا کہ جب آپ ﷺ قبر سے باہر ہوتے ہیں تو قبر پر پڑھے جانے والے درود و سلام کا کیا ہوتا ہے۔ ملاحظہ ہو:

۱۲: سیّد احمد رِفاعیؒ مشہور بزرگ اکابرِ صوفیہ میں ہیں اُن کا قصہ مشہور ہے کہ جب ۵۵۵ھ میں حج سے فارغ ہو کر زیارت کے لئے حاضر ہوئے اور قبرِ اطہر کے مقابل کھڑے ہوئے تو یہ دو شعر پڑھے۔

فِیْ حَالَةِ الْبُعْدِ رُوحِیْ كُنْتُ اُرْسِلُهَا — تُقَبِّلُ الْاَرْضَ عَنِّیْ وَهِیَ نَائِبَتِیْ

وَهٰذِهٖ دَوْلَةُ الْاَشْبَاحِ قَدْ حَضَرَتْ — فَامْدُدْ يَمِينَكَ كَیْ تَحْظٰی بِهَا شَفَتِیْ

ترجمہ: دُوری کی حالت میں اپنی روح کو خدمتِ اقدس بھیجا کرتا تھا وہ میری نائب بن کر آستانہ مبارک چُومتی تھی، اب جسموں کی حاضری کی باری آئی ہے اپنا دستِ مُبارک عطا کیجئے تا کہ میرے ہونٹ اس کو چومیں۔"

اس پر قبر شریف سے دستِ مُبارک باہر نکلا اور انہوں نے اس کو چوما (الحادی للسیوطیؒ) کہا جاتا ہے کہ اس وقت تقریباً نوے ہزار کا مجمع مسجد نبوی ﷺ میں تھا جنہوں نے اس واقعہ کو دیکھا اور حضور ﷺ کے دستِ مبارک کی زیارت کی جن میں حضرت محبوب سُبحانی قطبِ ربانی شیخ عبدالقادر جیلانی نور اللہ مرقدہٗ کا نام بھی ذکر کیا جاتا ہے (البنیان المشید)

(فوٹو: فضائل حج صفحہ ۱۵۱، مکتبہ امدادیہ ملتان، مصنفہ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب)

نبی ﷺ کا اپنی قبر سے باہر آ کر درود پڑھنے والے جوان کی مشکل کشائی کرنا

۴۶ ۔حافظ ابو نعیمؒ حضرت سُفیان ثوریؒ رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ باہر جا رہا تھا۔میں نے ایک جوان کو دیکھا کہ جب وہ قدم اٹھاتا ہے یا رکھتا ہے تو یوں کہتا ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ .میں نے اس سے پوچھا کیا کسی علمی دلیل سے تیرا یہ عمل ہے؟ (یا محض اپنی رائے سے)اس نے پوچھا تم کون ہو؟ میں نے کہا سُفیان ثوری ؒ۔اس نے کہا کیا عراق والے سفیان.میں نے کہا ہاں! کہنے لگا تجھے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہے میں نے کہا ہاں ہے.اس نے پوچھا کس طرح معرفت حاصل ہے؟ میں نے کہا رات سے دن نکالتا ہے،دن سے رات نکالتا ہے،ماں کے پیٹ میں بچے کی صورت پیدا کرتا ہے ،اس نے کہا کچھ نہیں پہچانا ۔میں نے کہا پھر تو کس طرح پہچانتا ہے؟اس نے کہا کسی کام کا پختہ ارادہ کرتا ہوں اس کو فسخ کرنا پڑتا ہے اور کسی کام کے کرنے کی ٹھان لیتا ہوں مگر نہیں کر سکتا.اس سے میں نے پہچان لیا کہ کوئی دوسری ہستی ہے جو میرے کاموں کو انجام دیتی ہے۔میں نے پوچھا یہ تیرا درود کیا چیز ہے؟ اس نے کہا، میں اپنی ماں کے ساتھ حج کو گیا تھا میری ماں وہیں رہ گئی تھی (یعنی مرگئی)اس کا منہ کالا ہو گیا اور اس کا پیٹ پھول گیا جس سے مجھے یہ اندازہ ہوا کہ کوئی بہت بڑا سخت گناہ ہوا ہے.اس سے میں نے

اللہ جل شانہٗ کی طرف دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تو میں نے دیکھا کہ تہامَہ (حجاز) سے ایک ابر آیا اس سے ایک آدمی ظاہر ہوا.اس نے اپنا مبارک ہاتھ میری ماں کے منہ پر پھیرا جس سے وہ بالکل روشن ہو گیا،اور پیٹ پر ہاتھ پھیرا تو ورم بالکل جاتا رہا.میں نے ان سے عرض کیا کہ آپ کون ہیں کہ میری اور میری ماں کی مصیبت کو آپ نے دور کیا.انہوں نے فرمایا کہ میں تیرا نبی محمد (ﷺ) ہوں میں نے عرض کیا مجھے کوئی وصیت کیجئے تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی قدم رکھا کرے یا اٹھایا کرے تو

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ پڑھا کر.(نزہتہ)۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِماً اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

فوٹو:(فضائل درود صفحہ ۱۲۲،۱۲۱ فصل پنجم ۔مکتبہ اشرفیہ،رائے ونڈ،لاہور)

۴۸: شیخ نجم الدین اِصفہانیؒ مکہ مکرمہ میں ایک بزرگ کے جنازے میں شریک ہوئے جب لوگ ان کو دفن کر چکے تو تلقین کرنے والے نے قبر کے پاس بیٹھ کر تلقین کی،شیخ نجم الدین ہنسنے لگے،اور ان کی عادت ہنسنے کی بالکل نہیں تھی،بعض خُدام نے ہنسی کی وجہ پوچھی،تو شیخ نے جھڑک دیا،کئی دن بعد فرمایا کہ میں اس لئے ہنسا تھا کہ جب تلقین کرنیوالا قبر پر تلقین کیلئے بیٹھا تو میں نے ان بزرگ کو جو دفن کئے گئے تھے یہ کہتے ہوئے سُنا،دیکھو جی حیرت کی بات ہے کہ ایک مردہ زندہ کو تلقین کر رہا ہے (روض)۔

عرب میں بعض ائمہ مذہب [۱] کے موافق یہ دستور ہے کہ جب میت کو دفن کر دیتے ہیں تو ایک شخص اس کی قبر کے پاس بیٹھ کر کلمہ طیبہ وغیرہ پڑھتا ہے،اور منکر نکیر کے سُوال جواب دہراتا ہے،اس کو تلقین کہتے ہیں،ان بزرگ کا یہ ارشاد کہ مردہ زندہ کو تلقین

کررہا ہے، ظاہر ہے کہ مرنے والا اللہ کے عشق کی وجہ سے زندہ ہے، اور جو تلقین کر رہا تھا وہ اس دولت سے خالی ہوگا۔

(فوٹو: **فضائل حج** ص ۲۲۵، شیخ الحدیث زکریا صاحب، مکتبہ امدادیہ ملتان)

ل امام احمد بن حنبل، ابن تیمیہ وغیرہ (کتاب الروح ص ۱۷، فتاویٰ ابن تیمیہ ج ۱ :ص ۲۸۹) المصنف۔

(روض)۔ایک کفن چور تھا وہ قبریں کھود کر کفن چُرایا کرتا تھا۔اُس نے ایک قبر کھودی تو اُس میں ایک شخص اُونچے تخت پر بیٹھے ہوئے دیکھے۔قرآن پاک ان کے سامنے رکھا ہوا وہ قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور اُن کے تخت کے نیچے ایک نہر چل رہی ہے۔اس شخص پر ایسی دہشت طاری ہوئی کہ بے ہوش ہو کر گر پڑا لوگوں نے اس کو قبر سے نکالا تین دن بعد ہوش آیا۔لوگوں نے ....قصہ پوچھا، اُس نے سارا حال سُنایا۔بعض لوگوں نے اس قبر کے دیکھنے کی تمنا کی۔اس سے پوچھا کہ قبر بتاوے۔اُس نے ارادہ بھی کیا کہ ان کو لے جا کر قبر دکھاؤں۔رات کو خواب میں ان قبر والے بزرگ کو دیکھا، کہہ رہے ہیں۔اگر تو نے میری قبر بتائی تو ایسی آفتوں میں پھنس جائیگا کہ یاد کرے گا۔اُس نے عہد کیا کہ نہیں بتاؤں گا (روض)

(فوٹو: **فضائل صدقات** حصہ ۲ ص ۲۵۲۔۲۵۳)

جماعت اسلامی کے بانی مودودی صاحب کا عقیدہ:

”اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دنیا میں ہونا قیامت تک باقی رہیگا کیونکہ آپکی رسالت قیامت تک کیلئے ہے نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت بھی دنیا میں زندہ ہیں گو اس زندگی سے مختلف ہے اور یہ بحث لغو اور فضول ہے کہ ان دونوں زندگیوں میں کیا فرق ہے کیونکہ نہ اس پر امت کا کوئی دینی یا دنیوی کام موقوف ہے نہ خود رسول اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے ایسی فضول اور بے ضرورت بحثوں کو پسند فرمایا ہے، بلکہ منع فرمایا ہے۔خلاصہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے روضہ مبارک میں زندہ ہونا اور آپکی رسالت کا قیامت تک قائم رہنا اس کی دلیل ہے کہ آپ قیامت تک دنیا میں ہیں اس لیے یہ امت قیامت تک عذابِ عام سے مامون رہے گی“۔

(توبہ و استغفار کی حقیقت قرآن و حدیث کی روشنی میں۔از سید ابوالاعلیٰ مودودی۔صفحہ نمبر ۳۸)

اصحاب قبور سے درخواست دُعا۔

دوسری صورت یہ ہوسکتی ہے کہ آپ زور زور سے اُن ولی اللہ کو پکار کر یہ بات کہیں۔اس صورت میں اعتقاد کی خرابی تو لازم نہ آئے گی مگر یہ اندھیرے میں تیر چلانا ہوگا۔ہوسکتا ہے کہ آپ پکار رہے ہوں اور وہ نہ سُن رہے ہوں۔کیونکہ سماع موتی کا مسئلہ مختلف فیہ ہے۔یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اُن کا سماع تو ممکن ہو، مگر ان کی روح اس وقت وہاں تشریف نہ رکھتی ہو، اور آپ خواہ مخواہ خالی مکان پر

آوازیں دے رہے ہوں۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اُن کی روح تشریف فرما تو ہو مگر وہ اپنے رب کی طرف مشغول ہوں، اور آپ اپنی غرض کے لیے چیخ چیخ کر اُن کو اُلٹی اذیت دیں۔ (فوٹو رسائل و مسائل حصہ سوم صفحہ ۳۶۵)

مسئلہ حیات النبیؐ

اگر کوئی شخص اس مسئلے میں قطعاً خالی الذہن ہو یا اس کے بارے میں کوئی عقیدہ و رائے نہ رکھتا ہو اس سے قیامت میں کوئی باز پرس نہ ہوگی اور اس کے انجام اخروی پر اس عدم رائے یا خلوئے ذہن کا کوئی اثر مرتب نہ ہوگا۔ البتہ خطرے میں وہ شخص ہے جو اس مسئلے میں ایک عقیدہ قائم کرتا اور اس کی تبلیغ کرتا ہے، کیونکہ اس کے عقیدے میں صحت اور عدم صحت دونوں کا احتمال ہے۔ (ترجمان القرآن۔ دسمبر ۱۹۵۹ء) (فوٹو رسائل و مسائل حصہ سوم صفحہ ۴۴۰)

مولانا مودودی صاحب نے قرآن، حدیث اور اجماع صحابہؓ کے اس عظیم الشان مسئلہ کو فروعی مسئلہ بنا دیا اور یہ فرما کر کہ جو اس مسئلہ میں ایک عقیدہ رکھے اور اُس کی تبلیغ بھی کرے وہ خطرے میں ہے'' ابوبکرؓ اور دوسرے تمام صحابہؓ کو خطرے میں ڈال دیا۔ قرآن و حدیث کے فیصلہ کے برخلاف یہ نظریہ بھی پیش فرمایا کہ رُوحیں جسم سے نکلنے کے بعد اس دُنیاوی قبر میں برابر آتی جاتی رہتی ہیں یعنی کبھی مردہ بدن سے وابستہ کبھی اُس سے الگ۔ دوسری بات یہ بتلائی کہ اگر کوئی شخص ولی اللہ کی قبر پر پہنچکر زور زور سے پکار کر اُن سے دُعا کی درخواست کرے تو عقیدہ کی خرابی لازم نہ آئے گا۔

امام اہل سنت حضرت امام احمد بن حنبل (المتوفی ۲۴۱ ھ)

اپنی کتاب الصلوٰۃ میں تحریر فرماتے ہیں کہ!

والایمان بالحوض والشفاعة والایمان بمنکر ونکیر وعذاب القبر والایمان بملك الموت، یقبض الارواح ثم ترد فی الاجساد فی القبور فیسألون عن الایمان والتوحید

(فوٹو کتاب الصلوٰۃ صفحہ ۴۵ طبع قاهره) وطبقات الحنابلة فی ترجمة مسدد بن مسرحد

ترجمہ: حوض کوثر، شفاعت، منکر و نکیر، عذاب قبر، ملک الموت کے اروح کو قبض کرنے پھر ارواح کے قبروں میں جسموں کی طرف لوٹائے جانے پر ایمان لانا ضروری ہے اور اس پر بھی ایمان لانا لازم ہے کہ قبر میں ایمان و توحید کے بارے میں سوال ہوتا ہے۔

(فوٹو صفحہ ۶۵ تسکین الصدور مصنفہ ابو الزاہد سرفراز خان صفدر)

یہ عقیدہ امام ابن تیمیہ، ابن قیم اور اُمت مسلمہ کی اکثریت نے اس لئے اپنایا ہے کہ امام احمد بن حنبل اسی دنیاوی قبر میں مردہ کو زندہ ہو جانے کا عقیدہ رکھتے تھے جیسا کہ مندرجہ بالا فتوی سے ثابت ہے۔

(امام ابن تیمیہ حنبلی)

واستفاضت الاثار بمعرفة الميت اهله و باحوال اهله واصحابه فی الدنيا وان ذالك يعرض عليه وجامت الآثار بأنه يرى ايضاو بأنه يدرى بما يفعل عنده فيسر بما كان حسنا ويتألم بما كان قبيحا ونجتمع ارواح الموتى فينزل الأعلى الى الأدنى لا العكس

(فوٹو: ص ۴۴۷-۴۴۶ الفتاوی الکبریٰ ابن تیمیہ جلد ۴ مطبوعہ بیروت)

مشہور اور مستفیض احادیث سے ثابت ہے کہ مُردہ اپنے اہل وعیال اور دوستوں کے اعمال کو جانتا ہے جو اُن کو دنیا میں پیش آتے ہیں اور یہ حالات اس پر پیش کئے جاتے ہیں اور احادیث میں یہ بھی آتا ہے کہ وہ دیکھتا بھی ہے اور جو کچھ اُسکے پاس کیا جاتا ہے اُسکو جانتا بھی ہے اگر وہ کارروائی اچھی ہو تو اس سے وہ خوش ہوتا ہے اور اگر وہ بری ہو تو اسکو اس سے رنج پہنچتا ہے اور مُردوں کی روحیں اجتماعات بھی کرتی ہیں لیکن صرف اعلیٰ روحیں ادنی کی طرف نازل ہوتی ہیں اس کے برعکس نہیں۔

(ترجمہ مولانا سرفراز خان صفدر صاحب)

امام ابن قیّم حنبلی

قد شرع النبى صلى الله عليه وآله وسلم لا متہ اذا اسلموا على اهل القبور ان يّسلموا عليهم سلام من يخاطبونه فيقول السلام عليكم دار قوم مؤمنين وهذا خطاب لمن يسمع ويعقل . ولولا ذالك لكان هذا الخطاب بمنزلة خطاب المعدوم والجماد . والسلف مجمعون على هذا وقد تواترت الآثار عنهم بان الميت يعرف زيارة الحيى له ويتبشر به

(فوٹو: ص ۵ کتاب الروح مولفہ ابن قیم الحنبلی مطبوعہ حیدرآباد دکن)

ترجمہ: تحقیق کہ آنحضرت نے اپنے اُمتیوں کیلئے یہ مشروع قرار دیا ہے کہ وہ جب اہل قبور کو سلام کریں تو ان سے ایسے انداز سے سلام کریں جیسے مخاطب سے کیا جاتا ہے اور یہ خطاب ان سے ہے جو سُنتے اور سمجھتے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو یہ خطاب معدوم اور جماد سے ہوتا حالانکہ سلف صالحین کا اسی پر اجماع ہے اور تواتر کے ساتھ ان سے یہ خبریں منقول ہیں کہ مُردہ اس زندہ کو (آواز

سے) پہچانتا ہے جو اس کی زیارت کے لئے آتا ہے اور مُردہ کو اس سے خوشی بھی ہوتی ہے۔

(ترجمہ: از مولانا سرفراز خان صفدر صاحب)

عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب نجدیؒ فرماتے ہیں کہ:

والذی نعتقد ان رتبة نبینا ﷺ اعلیٰ مراتب المخلوقین علیٰ الاطلاق وانه حیّی فی قبرہٖ حیواۃ مستقرۃ ابلغ من حیات الشہداء المنصوص علیها فی التنزیل اذ ھو افضل منھم بلا ریب وانه لیسمع من یسلّم علیه (بحوالہ اتحاف النبلاء ص ۴۱۵ طبع کانپور)

جس چیز کا ہم اعتقاد کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ مطلقاً ساری مخلوق سے بڑھ کر ہے اور آپ اپنی قبر مبارک میں حیات دائمی سے متصف ہیں جو شہداء کی حیات سے اعلیٰ وارفع ہے جس کا ثبوت قرآن کریم سے ہے کہ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بلاشبہ شہداء سے افضل ہیں اور جو شخص آپ پر (عندالقبر) سلام کہتا ہے، آپ اس کو سُنتے ہیں۔

(بحوالہ تسکین الصدور ص ۲۴۳)

بانی مسلک اہلحدیث میاں نذیر دہلوی صاحب:

اور یہ قول بھی بالکل غلط ہے کہ روح مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب گھروں میں اور مقاموں میں گشت اور دورہ کرتی ہے۔ اس لئے کہ مشکوۃ باب الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں حضرت ابن مسعودؓ سے مرفوعاً روایت ہے، ان اللہ ملائکة سیاحین فی الارض یبلغونی من امتی السلام رواہ النسائی و الدارمی یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کچھ فرشتوں کو اللہ تعالٰی نے اس کام پر تعینات کردیا ہے کہ وہ دنیا میں پھرتے رہتے ہیں جو کوئی شخص میری امت سے میرے اوپر درود و سلام پڑھتا ہے وہ فرشتے اس درود و سلام کو میرے پاس پہنچا دیتے ہیں اور حضرت ابو ہریرہؓ کے مرفوعاً یہ لفظ آئے ہیں. من صلی علی عندقبری سمعة ومن صلی علی نائیاابلغته رواۃ البیهقی فی شعب الایمان یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی شخص میری قبر کے پاس مجھ پر درود وسلام پڑھتا ہے اس کو میں خود سن لیتا ہوں اور جو کوئی شخص دور کا رہنے والا میرے اوپر درود وسلام پڑھتا ہے وہ میرے پاس پہنچایا جاتا ہے یعنی فرشتے لاتے ہیں۔ پس اگر روح مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب گھروں اور سب مقاموں میں گشت کرتی ہوتی تو حدیثوں میں یوں بیان آتا کہ جہاں کہیں میرا ذکر ہوتا ہے یا درود وسلام پڑھا جاتا ہے میں سن لیتا ہوں یا موجود ہو جاتا ہوں اور فرشتوں کے پہنچانے کی حاجت نہ ہوتی۔

فوٹو: فتاویٰ نذیریہ ص ۷۔۶ جلد اول مطبوعہ اہلحدیث اکاڈمی لاہور

نذیر میاں یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر جگہ تو نہیں مگر مدینہ والی قبر میں ضرور حاضر و ناظر ہیں وہاں

پڑھے جانے والے درود وسلام کو خود بھی سنتے ہیں اور وہیں زمین میں گردش کرنے والے فرشتے امت کا پڑھا ہوا درود وسلام لیجا کر آپؐ پر پیش کرتے ہیں۔

نواب صدیق الحسن خان صاحب (اہلحدیث)

نواب صدیق حسن خان صاحبؒ لکھتے ہیں۔

وجملہ اموات از مومنین وکفار درحصول علم و شعور وادراک و سماع وعرض اعمال ورد جواب برزائر برابر ند تخصیص بہ انبیاء وصلحا نیست

دلیل الطالب علی او جح المطالب صفحہ ٨٤٠

تمام مردے مومن ہوں یا کافر، حصول علم، شعور، ادراک، سماع، عرض اعمال اور زیارت کرنے والے کے سلام کے جواب لوٹانے میں برابر اور یکساں ہیں۔ان امور کی تخصیص محض حضرات انبیاء کرام علیہم والصلوٰۃ والسلام اور صلحاء کے ساتھ ہی نہیں ہے۔

فوٹو: ؟ص ۲۲۱ سماع الموتی مولفہ سرفراز خان صفدر صاحب دلیل الطالب

وَحیدالزماں صاحب (اہلحدیث)

اہل حدیث کے پیشوا حافظ ابن قیم نے صراحتاً سماعِ موتی کو ثابت کیا ہے اور بے شمار حدیثوں سے جن کو امام سیوطی نے شرح الصدور میں ذکر کیا ہے مُردوں کا سماع ثابت ہوتا ہے اور سلف کا اُس پر اجماع ہے صرف حضرت عائشہ سے اُس کا انکار منقول ہے اور اُن کا قول شاذ ہے جیسے معاویہ کا قول کہ معراج ایک خواب تھا

(فوٹو: لغات الحدیث جلد۳ صفحہ ۱۶۶)(سم)

پیر جھنڈا بدیع الدین راشدی صاحب (اہلحدیث)

پیر جھنڈا صاحب سماع موتی کے قائلین کی دلیل رَد کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:۔

حدیث خفق النعال سے استدلال اسی طرح خفق النعال والی حدیث سے بھی استدلال کرتے ہیں مگر وہ بھی ان کی دلیل نہیں بنتی کیونکہ یہ حدیث بخاری ص ١٨٧ ج ١ میں اس طرح ہے۔

عن انس عن النبی ﷺ قال العبد اذا وضع فی قبری وتولی وذھب اصحابہ حتی انہ یسمع قرع نعالھم اتاہ ملکان فا قعداہ فیقولان لہ ما کنت تقول فی ھذا الرجل محمد .الحدیث

انسؓ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ جب قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے دوست واپس ہٹتے ہیں حتی کہ وہ ان

کے جوتوں کی آوازیں سنتا ہے۔تو دوفرشتے آتے ہیں اوراس کو بٹھاتے ہیں اور کہتے ہیں اس جوان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تو کیا کہتا تھا۔

جواب: یہاں ظاہر ہے کہ ہروقت مرادنہیں بلکہ اس وقت کہ دفن کرنے والے لوٹ رہے ہوں اورفرشتے اس کو اٹھاتے ہیں تو اس وقت زندہ کیا جاتا ہے۔سوال کے لئے اوردوسری جگہ پر براءبن عازب کی حدیث میں روح کے لوٹانے کا صریحاً ذکر ہے۔

و فی حدیث اصحاب السنن و صححه ابو عوانة وغیرہ و فیه فترددروحه فی جسدہ فیاتیه ملکان فیجلسانه فیقولان له من ربك الحدیث وفیه وان الکافر تعاد فیه روحه فی جسدہ فیاتیه ملکان فیجلسانه الحدیث . کذانی الفتح صفحه ٤٧٦ جز ١٣ الحلبی بمصر

اصحاب سنن کی حدیث میں جسے ابوعوانۃ وغیرہ نے صحیح کہا یوں ہے اس کی روح جسم میں لوٹائی جاتی ہے دوفرشتے اس کے پاس آتے ہیں اسے بٹھاتے ہیں اوراسے کہتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے الحدیث (اوراس میں ہے) اورکافر کی روح اس کے جسم میں لوٹائی جاتی ہے اس کے پاس دوفرشتے آتے ہیں اوراسے بٹھاتے ہیں۔

پس یہ روایت خارج عن محل النزاع ہے کیونکہ زندہ کے سننے میں اختلاف نہیں بلکہ بحث اس میں ہے کہ مردہ سنتا ہے یانہیں، اسکے ساتھ اس حدیث کا کوئی تعلق نہیں۔

(فوٹو:ص ٦١٦ توحید خالص مولفہ بدیع الدین راشدی صاحب)

پیر صاحب شاہد یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ ہر مردہ اپنی دُنیاوی قبر میں زندہ ہوجاتا ہے اور سننے لگتا ہے رہا اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ آپ ؐ قبر والوں کونہیں سنا سکتے تو شاید اس سے مراد وہ مردے ہیں جو کسی خاص وجہ سے زندہ نہیں ہو پاتے۔

آخر میں ہماری پکار یہ ہے کہ:

کیا کوئی ایسا ہے جوشرک کو مٹانے اورتوحیدِ خالص کو پھیلانے کے لئے ہمارا ساتھ دینے پر تیار ہو؟ اور......کہاں ہیں وہ لوگ جو صحابہؓ کرامؓ کے نقوشِ قدم کی رہنمائی میں باطل کو مٹا کر حق کے قیام کے لئے ہمارے ہمسفر بنیں؟

شائع کردہ: محمد حنیف، مسجد توحید، توحید روڈ. کیماڑی. کراچی

ہم اپنی کتابوں پر نہ تو کوئی قیمت وصول کرتے ہیں اور نہ کسی پر ان کی اطباعت واشاعت کے سلسلہ میں پابندی لگاتے ہیں